REGD.NO-SHN/L-13/NP-110/98

PH.01336-222429

پندرہ روزہ

آئینۂ دارالعلوم دیوبند

(FORTNIGHTLY)

AAINA-E- DARUL ULOOM DEOBAND

زیر نگرانی حضرت مہتمم صاحب دارالعلوم دیوبند

ایڈیٹر کفیل احمد علوی فاضل دیوبند

Web: http:// www.darululoom-deoband.com E-mail: info@darululoom-deoband.com

جلد نمبر ۲۰ شمارہ نمبر ۱۵ یکم مارچ تا ۱۵/مارچ ۲۰۰۵ء مطابق ۱۹/محرم الحرام ۱۴۲۶ھ سالانہ زر تعاون =/50

نذرِ دارالعلوم دیوبند

مادرِ علم! تری قدس مآبای کے نثار
تو نے بخشی ہے مجھے گلشنِ احمد کی بہار

جادۂ منزلِ مقصود دیا ہے تو نے
جذبۂ قاسمؒ و محمودؒ دیا ہے تو نے

تیرے آغوش میں گذرے ہیں جو لمحاتِ حیات
ہیں وہی میرے لیے حاصلِ عنوانِ نجات

درس گاہوں میں میسر تھا جو اندازِ سکوں
عمر بھر یاد رہے گا وہ وفا کا مضموں

منطق و فلسفہ و فقہ کے سارے اسباق
بن گئے مصحفِ ادراکِ یقیں کے اوراق

دل کی گہرائی میں خاکہ ہے حسیں یادوں کا
درسِ شیریں ہمہ تن کیف وہ استاذوں کا

ذہن سے یہ در و دیوار نہ جائیں گے کبھی
رُوح کو خلد کی تصویر بنائیں گے سبھی

یہ دعا کر کہ تیرے نام کو روشن رکھیں
اپنے اسلاف کے ہر کام کو روشن رکھیں

علم سرمایۂ دامانِ نظر بن جائے
زندگی دین کا عنوانِ سفر بن جائے

تا ابد سلسلۂ خیر تیرا جاری ہو
تو ہی گنجینۂ لطف و کرمِ باری ہو

ایسے اوصاف ملیں جن پہ تجھے ناز رہے
نقشِ اعجاز ہر اک حال میں اعجاز رہے

مولانا محمد اعجاز عرفی، صدر ادارہ نادی المصنفین، کلٹی بردوان

اندرونی صفحات کی جھلک

اس دائرہ میں اگر سرخ نشان ہے تو سمجھئے کہ آپ کی مدت خریداری ختم ہو چکی ہے۔ آئندہ پرچہ جاری رکھنے کیلئے زر تعاون مبلغ =/50 درج ذیل پتہ پر روانہ فرمائیں۔

پتہ: دفتر آئینۂ دارالعلوم دیوبند ۲۴۷۵۵۴

AAINA-E-DARUL-ULOOM Fortnightly, Deoband. Printed at Mahboob Press, Deoband, U.P.
Published by Darul-Uloom C/o Marghoobur Rahman, Mohtamim, Darul-Uloom Deoband. Editor: Kafeel Ahmad Alvi

مناظر اسلام شیر کٹک قاطع مرزائیت

حضرت مولانا سید محمد اسمٰعیل صاحب نور اللہ مرقدہ امیر شریعت اڑیسہ

حالات وخدمات، تاثرات

مولانا ریاست علی قاسمی رام پوری، خادم تدریس وافتاء جامعہ عربیہ خادم الاسلام ہاپوڑ

یہ چمن یوں ہی رہے گا اور ہزاروں بلبلیں
اپنی اپنی بولیاں سب بول کر اڑ جائیں گی

یہ قدرت کا دستور ہے اور ہر ایمان والے کا یہ عقیدہ ہے کہ اس عالم میں کسی کو بقا ودوام حاصل نہیں ہے، ہر موجود کو فنا کے گھاٹ اترنا ہے اور عالم فانی سے عالم جاودانی کی طرف جانا ہے، حتی کہ کائنات کی افضل ترین ہستیاں حضرات انبیاء علیہم السلام بھی اپنی طبعی عمر پوری کر کے اس عالم سے رخصت ہو کر اب ذوالجلال کی بارگاہ عالی میں پہنچ گئے، ہزاروں ہزاروں انسان مرتے ہیں، اور دوسرے ہزاروں پیدا ہوتے ہیں، ﴿كُلُّ نَفْسٍ ذَائِقَةُ الْمَوْتِ﴾ یہ ایک نفس الامری اور واقعی حقیقت ہے، مگر بعض ہستیاں ایسی ہوتی ہیں کہ ان کے انتقال پر ملال سے ایک عظیم خلاء عالم میں پیدا ہو جاتا ہے، انھی عظیم ہستیوں میں مادرِ علمی دار العلوم دیوبند کے عظیم سپوت، رکن مجلس شوریٰ، قاطع مرزائیت استاذ الاساتذہ حضرت مولانا سید محمد اسمٰعیل صاحب کٹکی نور اللہ مرقدہ کی ذات والا صفات بھی ہے، جن کا مختصر ذکر جمیل آئندہ سطور میں پیش خدمت ہے۔

ولادت اور ابتدائی تعلیم

آپ ۱۹۱۴ء کو خاندان سادات میں، قصبہ سونگڑہ ضلع کٹک میں پیدا ہوئے اور ابتدائی تعلیم گھر پر رہ کر ہی حاصل کی پھر کچھ عرصہ مراد آباد میں حضرت مولانا سید محمد میاں صاحب دیوبندیؒ، حضرت مولانا عبد الحق صاحب مدنی نور اللہ مرقدہ کی خدمت میں رہ کر مدرسہ شاہی مراد آباد میں اکتساب فیض کیا۔

اعلیٰ دینی تعلیم اور فراغت

اس کے بعد ازہر الہند دار العلوم دیوبند میں داخلہ لے کر اپنی علمی تشنگی کو دور کیا، دار العلوم دیوبند میں علم وفضل کے جن درخشندہ ستاروں سے آپ نے کسب فیض کیا، ان میں شیخ الاسلام مولانا سید حسین احمد مدنی نور اللہ مرقدہ کی ذاتِ گرامی انتہائی محترم اور مرکز عقیدت تھی، ان کے علاوہ آپ کے اساتذۂ کرام میں اس وقت حکیم الاسلام مولانا قاری محمد طیبؒ سابق مہتمم دار العلوم دیوبند، شیخ الادب مولانا اعزاز علی امروہویؒ، مناظر اسلام مولانا سید محمد مرتضیٰ حسنؒ چاند پوری، فقیہ وقت مولانا مفتی محمد شفیع صاحبؒ دیوبندی، حضرت مولانا عبد السمیع صاحبؒ دیوبندی، مولانا نبیہ حسن صاحب وغیرہ اساطین علم و فضل موجود تھے۔ ۱۹۳۲ء میں دار العلوم دیوبند سے سند فراغت حاصل کی۔

فن مناظرہ کی تعلیم

زمانۂ طالب علمی ہی میں مناظر اسلام مولانا سید مرتضیٰ حسن صاحب چاند پوری نور اللہ مرقدہ سے فن مناظرہ اور طریقۂ مناظرہ حاصل کیا، اور اس میں کامل درجہ کی صلاحیت پیدا کی اور اس وقت سے تا حیات باطل اور طاغوتی قوتوں کے سامنے ہمیشہ سینہ سپر رہے۔

مرکز علمی کی بنیاد

فراغت کے بعد اپنے استاذ محترم شیخ طریقت مولانا سید حسین احمد مدنی نور اللہ مرقدہ کے حکم سے سونگڑہ میں مرکز العلوم کے نام سے ایک علمی مرکز کی بنیاد رکھی، جس کا فیض پورے علاقہ میں اور دور دراز علاقوں تک پہنچا۔ آج اس مرکز کی ۸۰ سے زائد شاخیں ہیں، آپ اڑیسہ میں دار العلوم دیوبند کے سب سے پہلے فاضل ہیں اور پورے اڑیسہ میں آج تمام فضلاء آپ کے بلاواسطہ یا بالواسطہ تلامذہ اور فیض یافتگان میں شامل ہیں۔

میدان مناظرہ سے دلچسپی

آپ کو فن مناظرہ سے زمانۂ طالب علمی ہی سے دلچسپی تھی، چنانچہ ایام طالب علمی میں کالی چرن اور رام چندر جیسے آریہ سماجی مناظرین کو لاجواب اور خاموش کر کے اپنی خداداد اعلیٰ صلاحیتوں کا سکہ جمایا۔ دیوبند شوگر مل کے ایک رافضی منیجر کو بحث و مباحثہ کر کے لاجواب کر دیا، جس کے نتیجہ میں وہ دولتِ اسلام سے مشرف ہوا، تقریباً ۸۰؍مناظرے

آریہ سماجیوں، رافضیوں اور قادیانیوں سے کرکے آٹھ ہزار کے قریب افراد کو آپ نے دولتِ اسلام سے مالامال کردیا۔

انجمن تبلیغ اسلام کی بنیاد

ردقادیانیت آپ کی زندگی کا خصوصی مشن رہا ہے، چنانچہ اس مشن کو مرتب اور مستحکم کرنے کے لیے اپنے گرامی قدر استاذ شیخ الاسلام مولانا سید حسین احمد مدنی نور اللہ مرقدہ کے حکم سے آپ نے انجمن تبلیغ اسلام کی بنیاد ڈالی اور امت مرزائیہ کا بھرپور تعاقب کیا، قادیانیوں کے مشہور مناظر، مفتی محمد صادق، سرور شاہ، محمد حنیف کشمیری، احمد مجاہد، محمد سلیم وغیرہ کو بار بار عبرت ناک شکست دی۔ گاؤں گاؤں شہر شہر گھوم کر قادیانیوں کا قلع قمع کیا۔

احقر کی سب سے پہلی ملاقات اور زیارت

بندہ کی سب سے پہلی ملاقات حضرت والا سے، ماہ جمادی الاولی ۱۴۰۹ھ مطابق دسمبر ۱۹۸۸ء میں ہوئی، جب کہ راقم السطور مدرسہ عربیہ امداد الاسلام کمال پور ضلع بلند شہر میں تدریسی خدمات پر مامور تھا، اس کی صورت یہ بنی کہ مادرِ علمی دارالعلوم دیوبند کے ذمہ داران خصوصاً اس کے ہر دل عزیز مہتمم حضرت اقدس مولانا مرغوب الرحمٰن صاحب دامت برکاتہم العالیہ نے یہ فیصلہ کیا کہ ردقادیانیت پر رجال کار کی تیاری کے لیے دس روزہ تربیتی کیمپ منعقد کیا جائے، اور اس میں مغربی اتر پردیش کے مدارس اسلامیہ کے اساتذہ کرام کو مدعو کیا جائے، چنانچہ مورخہ ۱۳/ تا ۲۲ جمادی الاولی ۱۴۰۹ھ کو دارالعلوم دیوبند کے زیر اہتمام تربیتی کیمپ منعقد کیا گیا اور حضرت مہتمم صاحب مدظلہ کی جانب سے مغربی اضلاع کے مدرسہ عربیہ کے ارباب اہتمام کو دعوت نامہ ارسال کیا گیا کہ اپنے مدرسہ سے ایک استاذ کو اس میں شرکت کے لیے روانہ فرمادیں، جو موضوع سے دلچسپی رکھتے ہوں، چنانچہ مدرسہ عربیہ امداد الاسلام کمال پور کے مہتمم الحاج بابو انوار حسین صاحب نے بندہ کو نامزد فرمایا، اور پھر دس روز تک دارالعلوم میں رہ کر حضرت مولانا مرحوم سے زیارت وملاقات اور استفادہ کا خوب خوب موقع ملا۔ حضرت والا شب وروز ہم شرکاء کیمپ کی تربیت اور نگرانی کا بھرپور خیال فرماتے رہتے تھے، آپ کے علاوہ حضرات اساتذہ دارالعلوم بھی ان تقریرات وتحریرات سے ہم لوگوں کو مستفید فرماتے تھے۔ یہ دس روز کا وقت انتہائی خوش اسلوبی کے ساتھ پورا ہوگیا۔ حضرت والا راقم السطور کے ساتھ غایت درجہ شفقت فرماتے اور اس کے بعد تو برابر ملاقات ہوتی رہتی۔ ضلع اونا ہماچل پردیش کی تحصیل ادب اور ضلع اجمیر صوبہ راجستھان کے قصبہ بھور، قادیانی مبلغین سے حضرت والا کے کامیاب مناظرے ہوئے جس میں قادیانیوں کو راہ فرار اختیار کرنی پڑی بندہ کو بھی دونوں مناظروں میں حضرت والا کی معیت اور رفاقت میسر رہی اور ان حسین مواقع پر حضرت والا کے تجربات سے استفادہ کا موقع ملا۔ وہاں آپ کی جرأت بیباکی اور احقاق حق کے لئے حقیقی تڑپ اور بےچینی قابل دید تھی۔ جو رب کائنات نے آپ کو ودیعت فرمائی تھی، اس کے بعد دارالعلوم دیوبند کی مجلس شوریٰ کے موقع پر بھی گاہے گاہے ملاقات ہوئی ۱۹۹۸ء مطابق ۱۴۱۸ھ میں جامعہ عربیہ خادم الاسلام کانپور میں دو روزہ تربیتی کیمپ ردقادیانیت پر منعقد ہوا۔ عظیم الشان کانفرنس بھی منعقد ہوئی۔ اس موقع پر خدمت کا خوب خوب موقع ملا۔ حضرت والا بندہ سے انتہائی بےتکلفانہ گفتگو فرماتے۔ احقر بھی خوب بے تکلف ہو کر بات کرتا لیکن کبھی بھی ناراضگی وکبیدگی محسوس نہ ہوئی۔ ؏

خدا بخشے بڑی ہی خوبیاں تھیں مرنے والے میں

زمانہ طالب علمی کا ایک اہم واقعہ

ایک مجلس میں ارشاد فرمایا جس میں بندہ بھی موجود تھا کہ میری طالب علمی کے زمانہ میں میرے علاقہ اور خاندان کے لوگ کافی تعداد میں قادیانی اور مرتد ہوگئے تھے تقریباً دو درجن مواصفات قادیانیت کی لپیٹ میں تھے۔ اور بندہ کو اس سے بہت زیادہ تشویش رہتی تھی اور ہمیشہ یہ فکر دامن گیر رہتی تھی کہ اس کا دفاع کیسے ہوگا چنانچہ میں نے سیدنا شیخ الاسلام مولانا سید حسین احمد صاحب مدنی نور اللہ مرقدہ سے اپنے علاقہ کے حالات اور اپنی تشویش کا تذکرہ کیا تو حضرت والا نے قادیانیت کے موضوع پر گہرائی سے مطالعہ کرنے اور فن مناظرہ کی تحصیل کا مشورہ دیا اور میں نے اس پر عمل شروع کردیا اس دوران بندہ نے ایک رات خواب میں دیکھا کہ میں چھتہ مسجد کے پاس سے گزر رہا ہوں اور وہاں ایک خالی جگہ پڑی ہے اور ایک شخص اوندھے منہ پڑا ہوا ہے، میرے دل میں خواب ہی کے اندر یہ خیال پیدا ہوا کہ شاید یہ مرزا غلام احمد قادیانی ہے میرے منہ میں پان تھا اور میں اس کے قریب گیا تو اس کے منہ سے یہ آواز آئی کہ میں مسیح موعود ہوں اور مجھے دیکھ کر وہ میری طرف کو بڑھا اس کے چہرہ پر کالے کالے نشانات تھے اور وہ بالکل اندھا تھا میں نے پان کا تھوک اس کے اوپر تھوک دیا اور بھاگ گیا، اس کے بعد میں بیدار ہوگیا، میں نے اپنا خواب حکیم الاسلام حضرت مولانا قاری محمد طیب صاحبؒ مہتمم دارالعلوم دیوبند سے تحریری طور سے بیان کیا اور خواب کی تعبیر کی درخواست کی۔ حضرت مہتمم صاحبؒ نے اس کی تعبیر میں چار پانچ صفحات کا مضمون تحریر فرمایا جس کے اہم نکات یہ تھے۔

(الف) تم نے اس کو اوندھے منہ دیکھا یہ اہل جہنم کی علامت ہے جس سے مرزا قادیانی کا

داصل جہنم ہونا یقینی طور سے معلوم ہوا۔

(ب) تم نے اس کو اندھا دیکھا جس کا مطلب یہ ہے کہ وہ بصیرت اور بصارت دونوں سے کورا ہے۔

(ج) تم نے اس کے منہ پر تھوک دیا جسکا مطلب یہ ہے کہ تم کو اللہ تعالیٰ قادیانیت کے مقابلہ میں غلبہ اور فوقیت عطا فرمائیں گے۔

چنانچہ اس کے بعد سے اللہ تعالیٰ کی توفیق اور حضرات اکابرین کی توجہات سے ہزار ہا قادیانی تائب ہوکر مشرف بہ اسلام ہوئے اور متعدد قادیانی مبلغین کو میدان مناظرہ میں شکست فاش ہوئی اور انھیں راہ فرار اختیار کرنی پڑی۔

یادگیر کے مناظرہ کا واقعہ

غالباً مدھیہ پردیش میں یادگیر ایک تاریخی مقام ہے وہاں قادیانیوں سے حضرت کا بالمشافہ مناظرہ ہوا جس کی روئیداد یادگار یادگیر کے نام سے شائع بھی ہوچکی ہے۔ حضرت والا نے ارشاد فرمایا کہ جو شخص قادیانی بنتا ہے اس کو احمدیہ پاکٹ حفظ یاد کرائی جاتی ہے ہمارے علماء کرام کو اس کا علم نہیں ہوتا اس پاکٹ بک میں ہمارے دلائل کے جوابات ہوتے ہیں جن کا جواب الجواب ہمارے پاس نہیں ہوتا۔ چنانچہ یادگیر کے مناظرہ میں اوّلاً ہر جانب کے مقرر کو آدھا گھنٹہ کا وقت دیا گیا۔ اور سب سے پہلے میری باری تھی چنانچہ میں نے اس آدھا گھنٹہ کو تین حصوں میں تقسیم کرلیا پہلے دس منٹ اپنا موقف اور اس کے دلائل بیان کئے دوسرے دس منٹ میں یہ بتلایا کہ ان دلائل کے جوابات قادیانی مبلغین یہ دیں گے پھر آخری دس منٹ میں ان کا جواب الجواب عوام کے سامنے پیش کیا۔ اس طرح آدھا گھنٹہ مکمل ہوگیا، اس کے بعد قادیانی مبلغ کی باری آئی لیکن اس کو جو کہنا تھا وہ میں کہہ چکا تھا اس کے ترکش میں کوئی تیر ہی نہیں تھا چنانچہ اس نے اصل مدعا سے انحراف کرکے دوسری بات شروع کردی کہ میں پہلے سنی مسلمان تھا۔ میرے پاس شیطان ابلیس کی آمد کثرت سے ہوتی تھی۔ اس کے بعد میں غیر مقلد ہوگیا تو شیطان کی آمد کم ہوگئی پھر جب سے میں احمدی بنا ہوں شیطان کی آمد کا سلسلہ بالکل ختم ہوگیا اور اس سے ثابت کیا کہ احمدی مذہب نعوذ باللہ اتنا عمدہ ہے کہ شیطان کی آمد بند ہوجاتی ہے اس طرح اس نے آدھا گھنٹہ مکمل کردیا اور آخر میں یہ کہا کہ ان کے دلائل کے جوابات بعد میں دوں گا۔ حضرت والا نے سلسلۂ کلام جاری رکھتے ہوئے فرمایا کہ اس کے بعد میری باری آئی اور مجھے دس منٹ کا موقع ملا پھر میں نے کہا کہ چور وہاں جاتا ہے جہاں دولت ہوتی ہے، کسی قلاش کے گھر چوری نہیں کرتا، اس کے پاس جب تک ایمان کی دولت تھی تو ایمان کا ڈاکو ڈاکہ زنی کرنے بار بار آتا تھا لیکن جب یہ غیر مقلد ہوگیا تو شیطان نے سوچا کہ اب یہ قابو میں آگیا ہے، اس پر زیادہ لعنت کی ضرورت نہیں ہے شیطان نے اپنی آمد کم کردی لیکن جب یہ احمدی ہوگیا تو دولت ایمان ختم ہوگئی اب شیطان کی آمد کی ضرورت ہی نہ رہی، اس طرح دس منٹ کی تقریر مکمل کردی اور پھر قادیانی مبلغین سے مطالبہ کیا کہ ہمارے دلائل کے جوابات دیئے جائیں اس کے بعد قادیانی کھڑا ہوا اور اس نے آہستہ سے ایک دو لفظ کہے اور بے ہوش ہوکر گر گیا اور آٹھ دن کے بعد اس کو ہوش آیا اس کے بعد اس مجمع میں ہزاروں لوگ مشرف بہ اسلام ہوئے یہ حضرت والا کی زندگی کا قابل فخر واقعہ ہے اور اس کے علاوہ اس قدر واقعات آپ کی حیات سے وابستہ ہیں جن کو کوئی سوانح نگار ہی صفحہ قرطاس پر لاسکتا ہے۔ خدا کرے کوئی صاحب قلم اس اہم کام کے لئے کمربستہ ہوجائے۔

دینی اداروں اور ملی تنظیموں سے وابستگی

عمر کے آخری چند سالوں سے آپ اپنے مادر علمی دارالعلوم دیوبند کے مؤقر مجلس شوریٰ کے رکن رکین تھے اور موجودہ اراکین شوریٰ میں سب سے عمر رسیدہ رکن شوریٰ آپ ہی تھے اور اس کے علاوہ بیشمار اداروں کے سرپرست اور بانی رہے، نیز جمعیۃ علماء ہند کے نائب صدر اور رکن مجلس عاملہ، جمعیۃ علماء صوبہ اڑیسہ کے صدر اور صوبہ اڑیسہ کے امیر شریعت بھی رہے۔ میدان سیاست سے بھی تعلق رہا اور آزادیٔ وطن کیلئے آپ کی عظیم خدمات ہیں جو تاریخ میں سنہرے حروف سے لکھے جانے کے لائق ہیں۔

وفات اور تدفین

یوم عاشورہ ۱۰/ محرم الحرام ۱۴۲۶ھ کو گزار کر ۱۱/ محرم الحرام ۱۴۲۶ھ کی شب میں آپ اپنے وطن مولوف میں مختصر علالت کے بعد اپنے مولائے حقیقی سے جاملے، ﴿إِنَّا لِلّٰهِ وَإِنَّا إِلَيْهِ رَاجِعُونَ﴾ ۱۱/ محرم الحرام کو دن میں بعد نماز ظہر مدرسہ مرکز العلوم میں نماز جنازہ ہوئی، نماز جنازہ میں پچیس تیس ہزار افراد کا عظیم مجمع موجود تھا، جو اس علاقہ کے لوگوں نے پہلی بار کسی جنازہ میں دیکھا تھا، پھر مقامی قبرستان میں تدفین عمل میں آئی۔

پس ماندگان

پس ماندگان میں نرینہ اور غیر نرینہ اولاد پوتے پوتیاں، نواسے، نواسیاں، اعزہ و اقارب بھی موجود ہیں، چند سال پہلے رفیقہ حیات کا انتقال ہوگیا تھا۔ اس کے علاوہ آپ کے ہزار ہا تلامذہ مسترشدین اور رد قادیانیت پر تربیت حاصل کرنے والے لاتعداد فیض یافتگان ہیں۔ خدا تعالیٰ مرحوم کی مغفرت فرما کر جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے، اور پس ماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے، آمین۔

ہزاروں سال نرگس اپنی بے نوری پہ روتی ہے
بڑی مشکل سے ہوتا ہے چمن میں دیدہ ور پیدا

●●●